شرک کسے کہتے ہیں؟

شرک نام ہے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی مخلوق کو شریک ٹھہرانے کا۔

شرک کی **دو اقسام** ہیں:

1. **شرک فی الذات** (اللہ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانا)۔
2. **شرک فی الصفات** (اللہ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا)

شرک فی الذات

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کی چار صورتیں ہیں:

1) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی غیر کو واجب الوجود سمجھنا	(واجب الوجود کا معنیٰ جس کا موجود ہونا ہر حال میں ضروری ہو، جس پر کبھی فنا ممکن ہی نہ ہو)
2) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی غیر کو معبود سمجھنا	(یعنی عبادت کے لائق)
3) اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ثابت کرنا	
4) اللہ کے علاوہ کسی کو قدیم سمجھنا	(یعنی کسی غیر اللہ کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ہمیشہ سے موجود ہے)

شرک فی الصفات

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک اس وقت لازم آتا ہے، جب اللہ تعالیٰ کی صفات کو بعینہ (as it is) کسی غیر میں تسلیم کرلیا جائے۔ اب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت چار خوبیاں رکھتی ہے اس کی ہر ایک صفت:

1) ذاتی ہے	(یعنی کسی سے اس کو ملی نہیں ہے بلکہ اس کی اپنی ہے)
2) لا محدود ہے	(یعنی اس کی کسی صفت کی کوئی حد نہیں ہے، مثلاً علم باری تعالیٰ، اس کے علم کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے وہ جانتا ہے بلکہ کوئی بھی چیز اس سے مخفی نہیں)
3) قدیم ہے	(یعنی ہمیشہ سے ہے ایسا نہیں کہ اس کی کوئی صفت پہلے نہ تھی بعد میں پیدا ہوگئی مثلاً وہ پہلے عالم نہ تھا بعد میں سب کچھ جان گیا)
4) غیر فانی ہے	(یعنی کبھی بھی اسکی کوئی صفت اس سے جدا نہیں ہوگی ہمیشہ قائم رہے گی)

جبکہ مخلوق کی صفات ان امور سے خالی ہیں

1)ذاتی نہیں ہیں	بلکہ عطائی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطاء سے ہیں
2)لامحدود نہیں ہیں	بلکہ محدود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جسے جس حد تک دینی چاہی اپنے کرم سے عطاء فرمادی
3)قدیم نہیں ہیں	بلکہ حادث ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جب چاہی عطاء فرمادی
4)غیر فانی نہیں ہیں	بلکہ فانی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جب جس سے چاہے چھین لے

تو اب اگر کسی غیر اللہ کی صفات کو بعینہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح یعنی ذاتی، لا محدود، قدیم یا غیر فانی مانا جائے گا تو شرک فی الصفات لازم ہو گا، ورنہ نہیں۔

اس تمہید کے بعد جان لیں کہ،

"اگر کوئی شخص کسی غیر اللہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات بعینہ قبول کر کے کوئی چیز مانگے یعنی اسکا یہ عقیدہ ہو کہ،

☆ اس کا دینا ذاتی ہے، ☆ اس کی عطاء لامحدود ہے، ☆ اس کے دینے کی صفت غیر فانی و قدیم ہے

تو شرک فی الصفات لازم ہو جائے گا (بلکہ مانگنا تو دور کسی غیر اللہ کیلئے یہ تصور ہی اسے مشرک بنا دے گا)

کسی قائل نے کہا غیر اللہ سے ایسی چیز مانگنا جو وہ دے سکتا ہو جیسے اس کا قلم، کتاب وغیرہ تو شرک نہیں لیکن وہ چیز مانگنا جو وہ نہیں دے سکتا مثلاً اولاد تو یہ شرک ہے!

تو اس سلسلے میں ہم قائل کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس میں اختیاری اور غیر اختیاری کی کوئی تخصیص نہیں یہ آپ کا اپنا بنایا ہوا معیار ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں کسی ولی اللہ سے اولاد ،مال یا جنت، ڈاکٹر سے دوا، پڑوسی سے چینی، دوست سے گھڑی، کسی سے اس کا قلم، ایک گلاس پانی ، حتی کہ ایک تنکا ہی صحیح اگر غیر اللہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات بعینہ قبول کر کے مانگا، **تو یہ مانگنا شرک لازم کر دے گا**۔

جبکہ اگر معاملہ اس کے بر عکس ہو یعنی اس غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی عطاء سے دینے والا جانے تو اس میں نہ کوئی شرک ہے نہ شرک کا شبہ حتیٰ کہ **کسی ولی اللہ کی بارگاہ میں کوئی اولاد ہی کی التجا کیوں نہ کر دے** کیونکہ جب خالق اور مخلوق کا فرق پیش نظر ہو تو غیر اللہ سے سوال بطور وسیلہ و استمداد ہوتا ہے اور اس میں کوئی شرک نہیں۔

ایک اشکال کا ازالہ

اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح تو خالق اور مخلوق کا فرق پیش نظر رکھتے ہوئے بتوں سے بھی مانگنا جائز ہو گا بلکہ بعض مشرکوں کا تو دعویٰ ہی یہ ہے کہ ہم ان بتوں کو خدا ہی کی عطاء سے دینے والا جانتے ہیں۔

تو جان لیجیے بتوں کی وضع ہی بطور معبود ہے اور ان کے لئے تصور ہی عبادت کا عام ہے لہذا ان سے سوال چاہے جس نیت سے بھی ہو شرک لازم آئیگا جبکہ انبیاء علیھم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیھم کے متعلق کوئی بھی مسلمان اگرچہ کتنا ہی کم علم کیوں نہ ہو معبود ہونے یا اللہ کی دیگر صفات تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں ، لہذا انبیاء علیھم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیھم سے صحیح عقیدہ رکھتے ہوئے سوال قطعاً شرک نہیں۔

اور یہ کہ بتوں کا بے توقیر اور عاجز ہونا قرآن و حدیث میں واضح ہے جبکہ انبیاء کے مدد گار ہونے پر قرآنی آیات و احادیث رسول ﷺ کثرت سے دلالت کرتی ہیں اور اولیاء کرام کی بھی حاجت روائی کے واقعات تواتر کے ساتھ نقل ہوتے رہے ہیں، اگر آپ کا ذوق اجازت دے تو امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الامن والعلی کا مطالعہ فرمائیں، جس میں امام اہلسنت نے **60 قرآنی آیات اور 300 احادیث مبارکہ** سے نبی کریم ﷺ کے حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلا اور مختار کل ہونا ثابت کیا ہے۔

عقیدہ اہل سنت

سوال:- کیا غیر اللہ سے مانگنا ضروری ہے؟

جواب:- استمداد اولیٰ اللہ تعالیٰ ہی سے ہے کیونکہ وہ ہی سبب حقیقی ہے، مستقل بذات ہے وہ نہ چاہے تو ساری دنیا ایک ہو جائے اللہ کی مرضی کے خلاف ایک کنکر بھی نہیں ہلا سکتی لیکن اسی رب کا فرمان ہے، "اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ تلاش کرو" (المائدہ-35)، اور پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے اپنی حاجت عرض کرنا تو صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا طریقہ رہا ہے وہ ہم سے بہتر شرک کو سمجھتے ہیں مگر پھر بھی بار بار نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں آتے کبھی بارش کے لئے، کبھی بیماری کے لئے، کبھی کسی کا بازو ٹوٹ گیا تو تشریف لے آئے، کبھی کسی کی آنکھ نکل

گئی تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور نہ صرف حضور ﷺ بلکہ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا لہذا کسی بھی نبی، یا ولی کی بارگاہ میں **صحیح عقیدے کے ساتھ** (کہ وہ مستقل بالذات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے محتاج ہیں کتنے ہی صاحب کمال کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کسی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے، مگر اللہ تعالیٰ کی رضا سے اللہ کے نبی، اولیاء اور اسکے حقیقی نیک بندے لوگوں کی مدد فرماتے ہیں) تو اس میں کوئی شرک نہیں بلکہ یہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے اور بارگاہ رب جلیل کے قرب کا ذریعہ ہے،

پھر بھی اگر کوئی ان وسیلوں سے قطع نظر براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنا چاہے تو بالکل جائز ہے۔

لیکن ان وسیلوں کو شرک کہنا یا اس کے اختیار کرنے والوں کو مشرک جاننا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ جیسا کہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے کہا: (تو) کافر، تو ان دونوں میں سے ایک ضرور (ایمان سے) کفر کی طرف لوٹا " متفق علیہ۔

یعنی اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے اسلام سے خارج ہونے کا دعویٰ کرتا ہو، تو اگر اس شخص نے واقعتاً کفر یا شرک کیا تھا تو ٹھیک ورنہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

لہذا جاہلوں کی باتوں میں آکر کسی مومن کو مشرک نہ کہیں ورنہ حضور ﷺ کا فرمان آپ کے سامنے ہے۔

حرف آخر

میرے پیارے سنیوں! دور حاضر میں بڑھتے ہوئے فتنے اور اسلام دشمن عناصر کی پوشیدہ چالیں اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ ہم اپنے علمی ذوق کو بڑھائیں اپنے عقیدے کا علم سیکھیں تاکہ شیطان کے حربوں اور بد مذہبیت سے اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت کر سکیں، دور حاضر میں جب کہ میڈیا اور سوشل میڈیا سے اسلام کو معدوم کرنے کی کوششیں جاری ہیں مختلف قسم کے بد مذہب فرقے میدان عمل میں ہیں، اُن معاملات پر اعتراضات وارد ہونے لگے ہیں جن پر 1400 سالوں میں کبھی کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا اوران گا مقصد صرف اہلسنت کو منتشر کرنا ہے، اولیاء کی پاک بارگاہ کو شرک کے گڑھ ثابت کرکے لوگوں کے دلوں سے ان پاک ہستیوں کی محبت نکالنی ہے کیونکہ جب تک برتن بھرا ہو اس میں مزید کچھ داخل نہیں کیا جاسکتا، لوگوں کے دلوں میں جب تک ان پاک حستیوں کی عقیدت موجود ہے وہ کسی بدمذہب کا

شکار نہ بن سکیں گے لہذا ان اعتراضات کا مقصد لوگوں کے دلوں سے ان حستیوں کی عقیدت کا خاتمہ ہے تاکہ لوگوں کو اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کی جاسکے اور ان کی مدد اور نصرت نادانستگی میں ہمارے ہی سنی کر رہے ہیں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر کسی کی بھی تقریریں سن کر غلط عقیدوں کی نمائش میں لگ جاتے ہیں کسی آفس میں بیٹھے ایک صاحب جو اسلام کے بنیادی معاملات بھی نہیں جانتے آفس کے نوجوانوں کو شرک سمجھا رہے ہوتے ہیں یا کسی اسکول کے اسٹاف روم میں بیٹھی ایک خاتون نوعمر بچیوں کو کفر و شرک کے خود ساختہ معیارات بتا رہی ہوتی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل بیدار ہو، اب نہیں تو کب ؟نوجوانوں ہوش کے ناخن لو اپنے ایمان کی حفاظت اپنے علم سے کرو، بالخصوص عقیدے کا علم دلائل کے ساتھ سیکھو، جب تم اپنے عقیدے سے آشناء ہوگے تو انشاء اللہ آپ اپنے ایمان کی بھی حفاظت کر سکو گے اور دوسروں کے بھی۔

اللہ کریم اپنے فضل سے ہمیں علم نافع عطاء فرمائے اور محبوب کریم ﷺ کے صدقے ہم سب کا ایمان پر خاتمہ باالخیر فرمائے اور اللہ کی طرف سے ملنے والی توفیق سے جو کچھ قلم بند کر سکا کل مومنین و مومنات کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین

طالب دعا،

سید نمیر مقصود حسن